سوال

جن حالات میں بیوی پر تنگی کرنا جائز ہے تاکہ وہ مہر کا فدیہ دے کر جان چھڑائے

جواب

لحمد للہ.

ں :

پر تنگی کرنے کو عضل کہا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی خلاصی کرانے کے لیے مال بطور فدیہ دے، اس عضل کی تفصیل درج ذیل ہے :

بیوی کوئی فحش و بے حیائی والا کام کرے یا پھر کوئی فرض ترک کر دے یا بیوی بدماغ ہو اور خاوند کی اطاعت نہ کرے تو خاوند اس پر تنگی کر سکتا ہے تاکہ وہ خلع حاصل کرنے کے لیے فدیہ دے.

ان امور واسباب میں سے کوئی بھی بیوی میں نہ پایا جاتا ہو تو پھر عضل یعنی اسے تنگ کرنا حرام ہے.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں، اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو، پھر اگر تم انہیں ناپسند کر

ں فحاشی کے الفاظ عام ہیں جس میں زناکاری اور نافرمانی اور زبان درازی اور بدماغی سب شامل ہونگے؛ اس کی تفصیل آ گے بیان ہو رہی ہے.

بن کثیر رحمہ اللہ نے زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ :

لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ.

رب کے ہاں دور جاہلیت میں جب کوئی آدمی مرجاتا تو مال کا وارث بننے والا شخص میت کی بیوی کا بھی وارث ہوتا، اور وہ اسے روکے رکھتا حتی کہ اس کا وارث بن جاتا یا پھر جس سے چاہتا اس کی شادی کر دیتا.

کے ہاں مرد اپنی بیوی کے ساتھ بری صحبت کرتا حتی کہ اسے طلاق اس شرط پر دیتا کہ وہ شادی اس شخص سے ہی کریگی جس سے وہ چاہے گا، حتی کہ اس نے جو مہر دیا ہوتا اس میں سے کچھ دے کر جان چھڑاتی.

اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنین کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا" رواہ ابن ابی حاتم.

ر ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

للہ تعالی کا فرمان :

ر تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو.

ن سہن میں تنگ مت کرو تاکہ آپ نے اسے جو مہر دیا ہے وہ تنگ ہو کر سارا یا اس میں کچھ تمہارے لیے چھوڑ دے، یا اس کے علاوہ اپنے کسی حق سے دستبردار ہو جائے، یا زبردستی وقہر کی بنا پر کچھ تمہیں دے دے.

ور علی بن ابو طلحہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ :

ر تم انہیں مت روکے رکھو.

یعنی تم انہیں تنگ مت کرو.

تاکہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو.

ی ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنا ناپسند کرتا ہو، اور بیوی کو مہر بھی دے رکھا ہو تو وہ اسے اس لیے تنگ کرنا شروع کر دے تاکہ وہ عورت مہر کا فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے، ضحاک اور قتادہ کے علاوہ کئی ایک کا قول بھی یہی ہے، اور ابن جریر رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے...

فرمان باری تعالی :

مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں.

ن بصری، محمد بن سیرین، سعید بن ابی ہلال، سعید بن جبیر، مجاہد، عکرمہ، عطاء خراسانی، ضحاک، ابو قلابہ، ابو صالح، سدی، زید بن اسلم اس سے مراد زنا لیتے ہیں.

جب بیوی زناکاری کا ارتکاب کرے تو آپ کو حق ہے کہ جو مہر آپ نے اسے دیا ہے وہ اس سے واپس لے لو، اور تم اسے تنگ کرو حتی کہ وہ تم سے خلع حاصل کر لے.

ا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ البقرۃ میں ارشاد فرمایا ہے :

اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ اس میں سے جو تم نے انہیں دیا ہے کچھ بھی لو، مگر یہ کہ وہ دونوں ڈریں کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہیں رکھ سکیں گے، پھر اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھیں گے تو ان دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو عورت اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں دے دے البقۃ

ر، ضحاک کا قول ہے کہ : واضح فحش کام سے مراد بدماغی ونافرمانی ہے.

رحمہ اللہ کا اختیار عام ہے وہ کہتے ہیں کہ اس میں زنا و نافرمانی و بدماغی اور زبان درازی وغیرہ سب شامل ہیں، یعنی یہ سب ایسے اسباب ہیں جن کی بنا پر بیوی کو تنگ کر کے اس سے سارے یا کچھ حق کی دستبرداری کرائی جا سکتی ہے، وہ حق لے کر اسے چھوڑ دے، یہ قول اچھا ہے" واللہ اعلم" انتہی

یر (240/2).

زادالمستقنع میں درج ہے :

ت کو ظلم کرتے ہوئے روکے رکھے کہ وہ فدیہ دے کر جان چھڑائے، اور یہ روکنا اس کے زنا یا بدماغی یا نافرمانی کی بنا پر نہ ہو، یا اسے فرض ترک کرنے کی وجہ سے چھوڑا تو اس نے فرض پر عمل کر لیا، یا چھوٹی بچی اور مجنونہ و پاگل اور بے وقوف نے خلع کیا، یا مالک کی اجازت کے بغیر لونڈی نے خلع کر لیا تو اس ٔ

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

قولہ : اس کے زنا یا بدماغی کی بنا پر نہ ہو"

س حالت میں خلع کرے تو یہ خلع صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ خاوند نے بیوی کو ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے :

اور تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں النساء (19).

ا کرے، مثلا کوئی شخص لالچی ہو اور اللہ کا ڈر نہ رکھتا ہو، اور نہ ہی مخلوق پر رحم کرنے والا ہو، وہ اس بیوی سے محبت نہیں کرتا، (اعوذ باللہ) بلکہ کہتا ہے میرا مال ضائع نہیں ہونا چاہیے، اس لیے وہ بیوی کو تنگ کرنا شروع کر دے اور اس کا حق ادا نہ کرے اور بستر میں بھی اس سے بائیکاٹ کر دے تاکہ بیوی فدیہ

لہ :

اور نہ ہی بیوی کے زنا کی وجہ سے ہو"

یہ اگر زنا کاری کی بنا پر تو نہیں؛ لیکن وہ ٹیلی فون پر نوجوانوں سے باتیں کرتی، یا اس طرح کا کوئی اور سبب ہو تو ہم کہیں گے : یہ برے اخلاق میں شامل ہوتا ہے. جس کی بنا پر اس کے لیے روکنا مباح ہے تاکہ وہ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے ؟

مصنف کے قول : "اس کے زنا کی وجہ سے" کو ہم شامل و عام زنا میں رکھیں گے. جس میں نظر و سماعت اور ہاتھ پاؤں کا زنا شامل ہے؛ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں خبر دیتے ہوئے فرمایا :

زنا کرتی ہے، اور کان بھی زنا کرتا ہے، اور ہاتھ بھی زنا کرتا ہے، اور پاؤں بھی زنا کرتا ہے"

نص کہتا ہے میں ایسی عورت کو برداشت نہیں کر سکتا اور ایسی حالت پر صبر نہیں کر سکتا، چنانچہ وہ اس پر تنگی کرتا ہے تاکہ وہ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑائے تو یہ جائز ہے.

ور اگر کوئی قائل یہ کہے کہ :

سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے :

مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں.

کلام اور نظر تو فحاشی میں شامل نہیں ہوتی ؟

فحاشی کا وسیلہ ہیں، پھر بہت سارے لوگ غیرت مند ہوتے ہیں, وہ پسند نہیں کرتے کہ ان کی بیوی کسی غیر مرد سے باتیں کرے، یا اس سے کوئی غیر مرد بات کرے.

لہ : یا اسے کسی فرض کی بنا پر چھوڑ دیا"

ل کرے، یا روزے چھوڑ دے یا زکاۃ ترک کر دے، یا کوئی اور فرض ترک کرے، یا پھر پردہ نہ کرتی ہو، بلکہ ننگے چہرہ باہر نکلنے کا کہتی ہو، تو پھر اگر وہ اس کی تربیت نہ کر سکتا ہو تو خاوند کو اسے تنگ کرنے کا حق ہے، لیکن اگر وہ عورت میں رغبت رکھتا ہو اور اس کی تربیت کرنا ممکن ہو تو پھر اس کے ساتھ رہنے میں

غ (462/12).

پر کی سطور یہ ظاہر ہوا کہ خاوند کب اپنی بیوی کو خلع لینے پر مجبور کر سکتا ہے، کہ وہ مہر وغیرہ دے کر اپنی جان چھڑائے.

م :

ں آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کوئی تعارض نہیں ہے یعنی اوپر والی آیت اور درج ذیل آیت میں کوئی تعارض نہیں پایا جاتا :

ناد باری تعالی ہے :

اور اگر تم کسی بیوی کی جگہ اور بیوی بدل کر لانے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے کسی ایک کو خزانہ دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو، کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح گناہ کر کے لو گے، اور تم کیسے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں النساء (2120

یت تو بیوی کا مال لینے کی حرمت کی تاکید ہے؛ کہ بیوی کا مال لینا جائز نہیں؛ چنانچہ معنی یہ ہوا کہ : اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے علیحدگی کر کے کوئی اور بیوی لانا چاہتا ہو تو پہلی بیوی کو دیا ہوا مہر واپس مت لے، چاہے اس نے مال کا ایک خزانہ بھی اسے مہر میں ادا کر رکھا ہو.

ں ملکیت ہے؛ کسی کے لیے بھی وہ مال لینا حلال نہیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ بیوی اپنی مرضی و خوشی سے خاوند کو دے دے، یا پھر جس حالت میں بیوی پر تنگی کرنا جائز ہے بیوی خود ہی اپنی جان چھڑانے کے لیے مہر بطور فدیہ واپس کر دے، یا پھر اس حالت میں کہ خاوند کی جانب سے بغیر کسی کوتاہی کے ہی

ۃ (229).

اس فرمان باری تعالی کی تائید درج ذیل فرمان باری تعالی سے ہوتی ہے :

اور تم کیسے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے صحبت کر چکے ہو وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں النساء (2019).

سے مراد جماع و صحبت ہے؛ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم وغیرہ کا قول ہے، مقصود یہ ہے کہ مہر تو اس کا معاوضہ تھا جو اس نے بیوی کی شرمگاہ حلال کی تھی، تو اب جبکہ اس کی مراد حاصل ہو چکی تو وہ کیسے مہر واپس لے رہا ہے.

ن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

سے دیا گیا مہر کیسے واپس لیتے ہو حالانکہ تم نے اس کے ساتھ اور اس نے تمہارے ساتھ صحبت کی ہے، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ، اور مجاہد، سدی وغیرہ کہتے ہیں: اس سے جماع مراد لیا گیا ہے.

ور صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ثابت ہے کہ لعان کرنے والوں کے لعان کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

للہ کو علم ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار دھرائی تو آدمی نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا مال (یعنی اس نے جو مہر دیا تھا)

ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ال نہیں، اگر تم نے اسے مہر ادا کیا تھا تو یہ اس کی شرمگاہ حلال کرنے کی وجہ سے تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹ بولا ہے تو یہ مال تیرے لیے اور بھی زیادہ دور ہے"

م:

رج ذیل ارشاد باری تعالی:

ۃ(231).

ہاں مطلقہ عورت کو دوران عدت اسے نقصان و ضرر دینے کے لیے روکنا اور رجوع کرنا مراد ہے.

ہد، مسروق، حسن، قتادۃ، ضحاک، ربیع، مقاتل بن حیان وغیرہ کا کہنا ہے کہ:

ی کو طلاق دیتا اور جب اس کی عدت ختم ہونے لگتی تو وہ اسے تنگ کرنے کے لیے رجوع کر لیتا، تا کہ وہ عورت کسی اور کے نکاح میں نہ چلی جائے، پھر اسے دوبارہ طلاق دیتا تو وہ عدت گزارنا شروع کر دیتی، جب عدت پوری ہونے کو ہوتی عدت لمبی کرنے کے لیے اسے طلاق دے دیتا، چنانچہ اللہ تعالی نے انہ

وذ از تفسیر ابن کثیر.

م:

عموما قائل کا یہ قول صحیح ہے کہ:

ر کو حق نہیں کہ وہ بیوی کو دیے گئے مہر کی واپسی کا مطالبہ کرے؛ کیونکہ اس نے تو اپنا حق اس وقت لے لیا ہے جب اس نے بیوی کی شرمگاہ حلال کر لی جو اس سے قبل اس پر حرام تھی، لیکن اس سے وہ استثناء کیا جائیگا جو اللہ نے درج ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لیے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ اور تم انہیں اس لیے مت روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں النساء (19).

سا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے.

سے یہ بھی مستثنی ہے کہ: اگر بیوی اپنے خاوند کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے علیحدگی کا مطالبہ کرے تو یہ مستثنی ہوگا، جیسا کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالی عنہا کی بیوی کے واقعہ میں بیان ہوا ہے:

ی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس کے دین اور اخلاق میں کوئی عیب نہیں لگاتی، لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو؟

ں نے اپنی بیوی کو باغ مہر میں دیا تھا، تو وہ عورت کہنے لگی: جی ہاں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم باغ لے لو، اور اسے چھوڑ دو"

ر (5273).

ال کرنے کے مقابلہ میں ہوگا، اس حالت میں جو خاوند کو واپس کر دے اسے روکا نہیں جائیگا، کیونکہ یہ اس کے لیے شرعا جائز ہے، اور نظر صحیح میں بھی جائز ہے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

146100